CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کوئی صاحب بلا اجازت ماسٹر بھگن سہروصاحب قصد طبع نہ فرماویں

الحمد للہ کہ درین ایام فرخندہ فرجام

ترجمہ منظوم

گلستان سعدی

بزبان بھاشا

مصنفہ

منشی شنکر لال صاحب ساقی تلمیذ جناب

نقشہ سکندرآبادی شاگرد حضرت غالب دہلوی

حسب فرمایش

جناب حافظ عبدالکریم مفتون منشی فاضل ہیڈ مولوی کاشی رام

ہائی اسکول سہانپور

و

جناب بابو مکند لال صاحب رئیس پنشنر انبالوی

بتصحیح منشی شنکر لال صاحب ساقی ماسٹر بھگن سہروپ

بمنا برادر خورد بابو رام چندر سہروپ میکش سہسران

منشی کشن سہروپ ساغر

کایتھ بھٹناگر سکندرآبادی

طبع شد در مطبع دبدبہ آصفی پرنٹنگ پریس سہانپور من جملہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بعد توحید حمد لائے لایزال
مختصر منظور ہے تحریر حال

واضح ہو کہ مدت دراز سے دلنشین تھا کہ پند نامہ حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ زبان بھاشا ہندی مین واسطے فیض عام کے کیا جاوے اسوجہ سے کہ زبان فارسی مین جو نصائح ہوش افروز قلمبند ہوئے ہین اُنکے سمجھنے کیلئے فارسی دانی کی ضرورت ہے عام اسقدر کیفیت الفاظ فارسی سے آگاہی نہین رکھتے مبتدیونکو یہ کتاب متبرک اور فیض رسان سمجھ کر پڑہائی جاتی ہے حالانکہ یہ واسطے سلاطین و اُمرا و اہل دانش عام کے لئے نہایت سُودمند ہے اور اسپر عمل کرنے سے نتیجہ نیک پیدا ہوتا ہے مگر آدمی جس سے مراد ہر فرد بشر ہے نہین جانتے ہین اور کیفیت مضامین نصائح نہین اُٹھا سکتے ہین اور زبان بھاشا سے اس ملک کے آدمی جو فارسی نہین جانتے مطالب نصائح سے واقفیت و کیفیت نہین اُٹھا سکتے ہین لہذا ان دونون قلیل فرصت مین محب بندہ شنکر لعل ولد منشی خوب چند کایستھ بھٹناگر الہ آباد سنیہ متخلص بہ ساقی سکندرآبادی شاگرد منشی بال مکند صاحب متخلص بہ صبر و منشی ہرگوپال سہائے صاحب تفتہ نے زبان بھاشا مین اس پند نامہ کو ترجمہ کیا اور منشی کشن سروپ متخلص بہ ساغر فرزند ارجمند ساقی نے اسکی ترتیب اور صحیح نویسی مین کوشش کی ابتدا مین اس نسخہ عجیب کی طیاری کے واسطے منشی جگناتھ پرشاد صاحب ولد منشی رام پرشاد صاحب ساکن قصبہ نرائن پور ملک اودھ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور منشی کنہیا لال صاحب محافظ دفتر مال ضلع سہارنپور نے فرمائش کی تھی مگر اب سنہ ۱۸۸۸ء مین اس نسخہ نے قالب ترتیب پایا۔ ناظرین کی خدمت مین التماس ہے کہ جہانتک ممکن ہوا ترجمہ الفاظ فارسی کیا گیا ہے اور اکثر بوجہ اختلاف کثیر محاورات فارسی و بھاشا کے نتیجہ مضامین سخن تحریر ہوا ہے۔ اگر بچون کو یہ پندنامہ پڑہایا جاوے تو وہ معنی اور مضمون اشعار فارسی بھاشا زبان مین سمجھ سکتے ہین انکے لئے نہایت مفید ہوگا اور جو بچے کہ رامائن گوشائین تلسی داس جیو کے پڑہنے کے طرز جانتے ہین وہ بہت خوش الحانی سے اسکو بھی پڑھ سکتے ہین آخیر خاتمہ کتاب پر تاریخین بھی تحریر کی گئی ہین۔ اب بھگوت یہ مجھ ادہم اگیانے کے پرارتھنا ہے کہ اپنی کرپا سے اسکو قبول فرماوے اور یہ سب کے من بھاوے اس مین مینے کوئی اپنی طرف سے نئی ایجاد نہین کی ہے مہاراج گوشائین تلسی داس کی زبان مین ترجمہ زبان حضرت شیخ سعدی صاحب کا اپنی عقل ناقص کے موافق کردیا ہے باقی اسکا مقبول ہونا بھگوت اچھا پر چھوڑ دیا ہے۔ فقط۔

رقیمہ نیاز بندہ کشن سروپ متخلص بہ ساغر سکندرآبادی نے بتاریخ ۱۹ اگست سنہ ۱۸۹۳ء مطابق تتی اشٹمی ساون شدی سمبت ۱۹۵۰؛ سری بکرماجیت بوقت غروب آفتاب سماپت اور ختم کی سری لچھمی مہارانی اپنی کرپا سے اسکو جگت مین پرکاش کرے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کریما بہ بخشائے بر حال ما
کہ ہستم اسیر کمند ہوا

مُو پر دیا کرو رُگھنندن
اِیچھا پھند کین مم بندھن

نداریم غیر از تو فریادرس
توئی عاصیان را خطا بخش وبس

تم سوا اور کون اُددھارن
اپرادھن کی پاپ نیوارن

نگہدار مارا زراہِ خطا
خطا در گذار و صوابم نما

کھٹ مارگ تین مُوہ بچاؤ
ست کرمن کی ڈگر دیکھاؤ

در ثنائے پیغمبر

ودُر کرنا شیوجی مہاراج

زبان تا بود در دہان جائی گیر
ثنائے محمد بود دل پذیر

جبھا جب لگ رہی مکھ ماہین
رسول کی آستت کرہون گو سائین

حبیبِ خدا اشرفِ انبیا
کہ عرشِ مجیدش بود متکا

دیون دیو امر ابناسی
شیو بھولی کیلاش نواسی

سوارِ جہانگیر یکران براق
کہ بگذشت از قصرِ نیلی رواق

نہندی گن جن کی اسواری
تین لوک بھومت ترپواری

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سوارِ جہانگیر یکران براق — کہ بگذشت از قصرِ نیلی رواق
نہدی گن جن کی اسواری — تین لوک بھومت ترپواری

خطاب بہ نفس

یعنی من شکشا

چہل سال عمرِ عزیزت گذشت — مزاجِ تو از حالِ طفلی نہ گشت
چالیس برس بیت گئے بھائی — اجھون نانہہ تجی لڑکائی
ہمہ با ہوا و ہوس ساختی — دمے با مصالحہ نہ پرداختی
لوبھ موہ مین عمر گنوائی — سُرت بھجن کی کبھون نہ آئی
مکن تکیہ بر عمرِ ناپائدار — مباش ایمن از بازیِ روزگار
یاجیون کو کون بھروسا — تا پر نر بہہ کون سٹھ توسا

در صفتِ کرم

یعنی در اُپادیا

دلا ہر کہ بنہاد خوانِ کرم — بشد نامدارِ جہانِ کرم
ہے من جو جگ کرہین سداہین — سو سر نام جگت کی ماہین
کرم نامدارِ جہانت کند — کرم کامگارِ امانت کند
دیا کرین جگ مین سکھدانی — ہوت دیا سون نراُوپانی
ورائی کرم در جہان کار نیست — وزین گرم تر ہیچ بازار نیست
دُوسر نانہہ دیا سم کا جُو — جو رُت دیا سون دہرم سما جو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کرم مایۂ شادمانی بود | کرم حاصلے زندگانی بود
ہرکھ دیا سُون ہو بھُو تیرا | جیون مین یہ ہی لابھ گھنیرا
دلی عالمی از کرم تازہ دار | جہان راز بخشش پرآوازہ دار
راکھ دیا سون جگت سُکھاری | دیاونت کی اُوپما بہاری
ہمہ وقت شو در کرم مستقیم | کہ ہست آفرینندۂ جان کریم
دیا راکھ تت من کی ماہین | ہے دیال جس جگت گوسائین

در صفت سخاوت

یعنی دان ؛

سخاوت کند نیک بخت اختیار | کہ مرد از سخاوت شود بختیار
دانی بھاگونت ہو دہرمی | ہُوت دیاسون نرست کرمی
بہ لطف وسخاوت جہانگیر باش | در اقلیم لطف وسخا میر باش
دیا دان سون ہو جگدیشا | مانو دیا نگر کو ایشا
سخاوت بود کارِ صاحبدلان | سخاوت بود پیشۂ مقبلان
ہو دہرمگ جگت مین دانی | یہ ریتی سنتن من بھانی
سخاوت مسِ عیب را کیمیاست | سخاوت ہمہ درد ہارا دواست
ہوت دان سُون نشٹ کھوٹائی | دان اُوشدی ہی سکھدائی
مشو ناتوان از سخاوت بری | کہ گوئی بہی از سخاوت بری
جب لگ بیستی دان کر بھائی | ہوت دان سون جگت بھلائی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

در مذمت بخیل

یعنی در نندیا کرپن

اگر چرخ گردد بکام بخیل
ور اقبال باشد غلام بخیل

کرپن لاکھ اوپا پائے
جگ مین بھاگونت کہلائے

وگر در کفش گنج قارون بود
وگر تا بعرش ربع مسکون بود

تا گھر ہوئے لچھمی باسی
چاہین سکل جگت ہو داسی

نیرزد بخیل آنکہ نامش بری
وگر روزگارش کند چاکری

تا کو نام نہ لیوے کوئی
سمی لاکھ اگیا مین ہوئی

مکن التفات بمال بخیل
مبر نام مال و منال بخیل

چتو مت کرین درب اودرا
کر ہو نہ کرین نام نہورا

بخیل ارچہ باشد تونگر بمال
بخواری چو مفلس خورد گوشمال

کرپن لکھ پاوے ادھکائی
نر دھن سمان انت دوکھ پائی

بخیل ار بود زاہد بحر و بر
بہشتی نباشد بحکم خبر

کرپن جل تھل جائین تپ کرہین
سورگ نہ پائے وید اس کہئین

سخیان ز اموال بر می خورند
بخیلان غم سیم و زر می خورند

درب دئی دانی پھل پی ہین
کرین سوچ سوچ مین رہ ہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

در صفت تواضع

یعنی آؤ بھگت

دلا گر تواضع کنی اختیار
شود خلق و دنیا ترا دوستدار

آؤ بھگت کی کرمن ریستی
توسون جگت کری اتِ پریتی

تواضع زیادت کند جاہ را
کہ از مہر پرتو بود ماہ را

آؤ بھگت سے بڑھے بڑائی
چندر جوت جس رب سے پائی

تواضع بود مایہ دوستی
کہ عالی بود پایہ دوستی

آؤ بھگت کو تت متائی
تا کے جگ مین ادھیک بڑائی

تواضع کند مرد را سرفراز
تواضع بود سروران را طراز

آؤ بھگت سے نر ہو بھو پا
آؤ بھگت بھوپن کو رُو پا

تواضع کند ہر کہ ہست آدمی
نہ زیبد ز مردم بجز مردمی

آؤ بھگت کر نرمن موہی
آؤ بھگت تا ہی کو سُوہی

تواضع کند ہوشمندی گزین
نہد شاخ پُر میوہ سر بر زمین

آؤ بھگت کر نر سر تا دے
جیسی ترپھل سون جُھک جاوے

تواضع بود حرمت افزائے تو
کند در بہشتِ برین جائے تو

آؤ بھگت سون ہو ادھکائے
سرگ دہام مین باسا پائے

تواضع کلیدِ درِ جنت است
سرفرازی و جاہ را زینت است

آؤ بھگت تالی سُرگن کے
بڑھی کیرتی تاسون جن کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کسی راکہ گردن کشی در سر است
تواضع ازو یافتن خوشتر است

جگ مین جن پائی پربھوتائی
تاسون بھلی جو ہوئے بھلائی

کسی راکہ عادت تواضع بود
زجاہ و جلالش تمتع بود

آؤ بھگت جاکے من بھاوے
سو پربھوتائے کو پھل پاوے

تواضع عزیزت کند در جہان
گرامی شوی پیش دل ہا چو جان

آؤ بھگت سون ہو جن پیارا
جیو تُل جانی سنسارا

تواضع مدار از خلایق دریغ
کہ گردن ازان برکشی مسیح تیغ

آؤ بھگت کرنر جگ ماہین
پھیر نہ مکھ کھانڈے کی نیاہین

تواضع زگردن فرازان نکوست
گدا کر تواضع کند خوئی اوست

آؤ بھگت سون نیکو راو
سنتن کو تو سدا سبھاو

در مذمّت تکبر

یعنی ورننیا اہنکار

تکبّر مکن زینہارای پسر
کہ روزی زدستش درائی بسر

اہنکار ہی پُتر نہ کیجے
ناترا ایک سمی سر دیجے

تکبر زدانا بود ناپسند
غریب آید این معنے از ہوشمند

اہنکار نہین کرت سیانو
جو تون کرے تو اچرج جانو

تکبر بود عادتِ جاہلان
تکبر نیاید زصاحبدلان

اہنکار ٹھہ جن کی ریتی
سنت کرین نہین تاسن پریتی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تکبّر عزازیل را خوار کرد
بزندانِ لعنت گرفتار کرد

اہنکار راون کو ناسا
کینو اور دیکھا یو ترا سا

کسی راکہ خصلت تکبّر بود
سرش پُر غرور از تصوّر بود

جاکی اہنکار من بھاوے
ابھمانی جگ ماںہہ کہاوے

تکبّر بود مایہ مدبری
تکبر بود اصل بد گہری

اہنکار سون ہو جڈھ تائی
ایسو منکھ کہوت کہائی

چو دانی تکبر چرا میکنی
خطامے کنی و خطامے کنی

اہنکار دارُون دوکھ دائی
جانت بُرو سومت کر بھائی

در صفتِ علم

یعنی اوپادیا

نبی آدم از علم یابد کمال
نہ از حشمت و جاہ و مال و منال

وِدّیا سے ہو منکھ سجانی
راج درب سون ہوت نہ گیانی

چو شمع از پئے علم باید گداخت
کہ بے علم نتوان خدا را شناخت

دیپک دیدیا جن من بارا
تہہ من ہوت برہہ اوجیارا

خردمند باشد طلبگار علم
کہ گرم است پیوستہ بازار علم

ودیا چاتُرکی من بھانی
ودیا شکل گنون کی کہانی

کسی راکہ شد در ازل بخت یار
طلب کردنِ علم کرد اختیار

جیہہ للاٹ دیدیا بدھ لیکھی
پڑہت بہی کر ہرکھ بشیکھی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بزرو دامنِ علم گیر استوار
کہ علمت رساند بدار القرار

جو ویدیا مین چت لگاوے
انت پرم گت پدوی پاوے

میا موز جز علم گر عاقلے
کہ بے علم بودن بود غافلے

پڑھ ویدیا ہے من گن وانی
جن ہے بن ویدیا اگیانی

ترا علم در دین و دنیا تمام
کہ کاری تو از علم گیرد نظام

دُو جگ مین ویدیا سکھدائی
کری تور کاج سب بھائی

در امتناع از صحبتِ جاہلان

یعنی مورکھون سے بچنا

دلا گر خردمندی و ہوشیار
مکن صحبتِ جاہلان اختیار

ہے من جب تو چتر کہاوے
جو کُنگ کی نکٹ نجاوے

ز جاہل گریزندہ چون تیر باش
نیا میختہ چون شکر شیر باش

سرسم بھاگ کہین سی بھائی
ملو نہ رہ جس دودھ مٹھائی

ترا اژدہا گر بود یار و غار
ازان بہ کہ جاہل بود غمگسار

مورکھ سی یکھیا بھل ہوئے
بھلو سمجھ ہی سٹھ سی سوہے

اگر خصم جانِ تو عاقل بود
بہ از دوستدارے کہ جاہل بود

بھلو جو شترو ہوئی سیانو
سٹھ سو مترو شترو جانو

چو جاہل کسے در جہان خوار نیست
زنادان ترا از جاہلی کار نیست

جگ مین نیچ نہ سٹھ سم ہواُو
سٹھ تائے سم بُرو نہ کواُو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ز جاہل نیامد جز افعالِ بد
کزو نشنود کس جز اقوالِ بد

سٹھ کے کام بُرے سب بھرتا
سٹھ کی بُری ہوئین سب باتا

سرانجام جاہل جہنم بود
کہ جاہل نکو عاقبت کم بود

انت کال سٹھ ہو نرک باسی
سٹھ ہو بھلو نہ سُرگ بلاسی

سرِ جاہلان بر سرِ دار بہ
کہ جاہل بخواری گرفتار بہ

سٹھ کو سر سُولی کی جُوگا
روگ پھند کا ہے دُوکھ بھوگا

ز جاہل حذر کردن اولی بود
کزو ننگ دنیا و عقبیٰ بود

سٹھ سی دُور رہن ہے نیکا
ہے کلنک کا دو جگ ٹیکا

در صفتِ عدل

یعنی نیاؤ

چو ایزد ترا این ہمہ کام داد
چرا بر نیاری سرانجام داد

جو تو ہے کین بھوپ جگدیسا
کیون نہین کرت نیاؤ نرایسا

چو عدل است پیرایہ خسروی
چرا عدل را دل نداری قوی

سُو بھت نیا دکرے ٹھکرائی
کیون نہین کرت نیاؤ چت لائی

ترا مملکت پائداری کند
اگر معدلت دستیاری کند

اچل راج جگ مین ہو راجا
جو تو کرے نیاؤ کے کاجا

چو نوشیروان عدل کرد اختیار
کنون نام نیک است از او یادگار

نیاؤ سدا بکرم من بھاوا
نام بڑو پن جگ مین پاوا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ز تاثیر عدل است آرام ملک
که از عدل حاصل شود کام ملک

اَتِ سُکھ پرجا نیاؤ سون پاوے
راج کاج سب نیاؤ نیاوے

جہان را بانصاف آباد دار
دلِ اہلِ انصاف راشاد دار

راکھ نیاؤ سون جگت سکھاری
دُکھین تو دے سُکھ بھاری

جہان را بہ از عدل معمار نیست
کہ بالاتر از معدلت کار نیست

رچت نیاؤ سب رچنا راجو
دُوسر نا نہہ نیاؤ سم کا جو

ترا زین بآخر چہ حاصل بود
کہ نامت شہنشاہِ عادل بود

نیاؤ جگت مین نام بڑھاوے
مہاراج نیاوی کہلاوے

اگر خواہی از نیک بختی نشان
درِ ظلم بندی برا ہلِ جہان

جب تو بھاگونت کہلاوے
جب جگ مین انیاؤ گھٹاوے

رعایت دریغ از رعیت مدار
مرادِ دلِ دادخواہان برآر

ہو پرجا کو تو ہیت کاری
من ایچھا کر پُورن سارِی

در مذمّت ظلم

یعنی اَنیاؤ

خرابی ز بیداد بیند جہان
چو بُستان خرم زبادِ خزان

ہوا نرتھ سون جگت دُوکھیاری
پون تیج سون جس پھلواری

مدہ رخصتِ ظلم در ہیچ حال
کہ خورشید ملکت نیابد زوال

جن انرتھ ہوتی تھین دینو
سب سمان راج نہ کینو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کسی کا تش ظلم زد در جہان — برآورد از اہلِ عالم فغان
جن اترتھ کینو جگ ماہین — ہاہا کار مچو سب ٹھائین
ستم کش گر آہے برآرد ز دل — زند سوزِ او شعلہ در آب و گل
بھرت سانس دو کھیا جب آوے — جل تھل مین اگنی لگ جاوے
مکن بر ضعیفان و بیچارہ زور — باندیش آخر ز تنگیٔ گور
نربل بھلو ستاون ناہین — انت کال سون ڈرمن ماہین
بآزار مظلوم مائل مباش — ز دودِ دلِ خلق غافل مباش
دینن کو مت ہو دوکھدائی — ڈر سراپ سون اون کی بھائی
مکن مردم آزاری ای تندرائے — کہ ناگہ رسد بر تو قہرِ خدائے
دے نہ دوکھ منکھن کو کرودھے — رکھ بھگوت کرودھ کی سودھے
ستم بر ضعیفانِ مسکین مکن — کہ ظالم بدوزخ رود بے سخن
نربل دین کو مت دے ترا سا — ناتر نرک تور ہو باسا

در صفت قناعت

یعنی دراو پاسنتوش

دلا گر قناعت بدست آوری — در اقلیم راحت کنی سروری
ہے من رکھ سنتوش سبھاؤ — ہو تو سکھی نگر کا راؤ
اگر تنگدستی ز سختی منال — کہ پیش خردمند ہیچ ست مال
نردھن بھیون کرمن چنتا — درب لوبھ راکھین نہین سنتا
ندارد خردمند از فقر عار — کہ باشد نبی را ز فقر افتخار
بھکشا مانگ نہ سنت لیجاوین — سادھین جوگ اوپا پاوین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

غنی را زر و سیم آرایش است
ولیکن فقیر اندر آسایش است

درب وان کی سوبرن سوبھا
سکھیا سنت نہ دھن کی لوبھا

غنی گر نباشی مکن اضطراب
کہ سلطان بخواند خراج از خراب

جو تو دھنی نہین ہے سنتا
راج ڈنڈ کی کچھ نہین چنتا

قناعت بہر حال اولیٰ تر است
قناعت کند ہر کہ نیک اختر است

اُدتم جس سنتوش نہ کوئی
سنتوشی بڈ بھاگی ہوئی

ز نور قناعت برافروز جان
اگر داری از نیک بختی نشان

سنتوشی ہردہ اُوجیارے
سنتوشی کی پران سکھارے

در مذمّت حرص

یعنی ورنندیا لوبھ

ایا مبتلا گشت در دام حرص
شدہ مست ولا یعقل از جام حرص

لوبھ پھندین جو من آوا
مدھ را پائی گیان بسراوا

مکن عمر ضائع بہ تحصیل مال
کہ ہم نرخ گوہر نباشد سفال

لوبھ درب مین جیون کھووا
مانک تُل نہ کنکر ہووا

ہر آنکس کہ در بند حرص اُوفتاد
دہد جنس من زندگانی بباد

جو کو اُو لوبھ پھند مین آوا
بر تھان جیون سمان گنواوا

گر فتم کہ اموال قارون تر است
ہمہ نعمت ربع مسکون تر است

لکھ جگ مین دھنوان کھاوا
درب جگت کا تو گھر آوا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بخواہی شد آخر گرفتار خاک
چو بیچارگان با دلِ دردناک

انت کال ماٹی مین جائے
دین ہوَ مَن مین پچتاوے

چرامے گذاری زسودائی زر
چرامے کشی بارِ محنت چو خر

کاہے درب لوبھ کو رُوگی
کاہے گھر سمان دُوکھ بھوگی

چرا میکشی محنت از بہرِ مال
کہ خواہد شدن ناگہان پائمال

درب کارن کاہے دُوکھ پاوے
انت کال ماٹی ہو جاوے

چنان دادئی دل بہ نقشِ درم
کہ ہستی زذوقش ندیم و ندم

ایسو درب روپ مَن بھاوا
اِت مُوہت لوبھی کہلاوا

چنان عاشق روئی زر گشتئی
کہ شوریدہ احوال و سرگشتئی

ایسو بھُوُ درب کو نہی
بُدھ بسری نہین تیاگت تیہی

چنان گشتئی صید بہر شکار
کہ یادت نیاید زروزی شمار

پکشی نبود ہیک کی کارن
انت سمان ہُون لگو بسارن

مبادا دلِ آن فرومایہ شاد
کہ از بہرِ دنیا دہد دین بباد

ایسو جن کاہے سُکھ پاوے
جگ کارن جو دھرم گنواوے

دَر صفت طاعت و عبادت

یعنی تپ

کسی را کہ اقبال باشد غلام
بود میل خاطر بہ طاعت مدام

جاکر بھاگ اودے ہوا دے
تپ جپ سون تہہ نیہہ لگاوے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نشاید سر از بندگی تافتن — که دولت بہ طاعت توان یافتن

جپ تپ سے ناہین مُکھ پھیرُو — نہہ کو ملِت درَب بھوتیرو

سعادت ز طاعت میسر شود — دل از نورِ طاعت منور شود

تپ سون بھاگی پُرش کہاوے — تپ سون مَن اُوجل ہوجاوے

اگر بندی از بہر طاعت میان — کشاید در دولتِ جاودان

جو تون تپ سی چت لگاوے — انت کال مُکھتی پھل پاوے

ز طاعت نہ پیچد خردمند سر — کہ بالا ز طاعت نباشد ہنر

تپ سون سادھ سنت مَن ہوئے — تپ سون کو اُونہہ بھل گن ہوئے

بہ آبِ عبادت وضو تازہ دار — کہ فردا ز آتش شوی رستگار

تپ جل سون شُدھی رکھ بھائی — نرگ اگن سون دُوکھ نہ پائی

نماز از سرِ صدق بر پائدار — کہ حاصل کنی دولتِ پائدار

بھگوت بھجن سدان سکھدائے — تاسون تور مُکت ہوجائے

پرستندۂ آفریننده باش — در ایوانِ طاعت نشیننده باش

بھگوت دھیان راکھ مَن ماہین — تپ جپ کر بیٹھے جیہ ٹھائین

اگر حق پرستی کنی اختیار — در اقلیمِ دولت شوی نخت یار

بھگوت نام جپے جو کوئی — سمپت پور کو راجا ہوئی

سر از جیب پرہیزگاری برآر — کہ جنت بود جائی پرہیزگار

سادھن بھجن کرے جو کوئی — تاکو سُرگ آسرم ہوئی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

زتقوی چراغِ روان برفروز — کہ چون نیک بختان شوی نیک روز
سادھن کرے چت اُودیاری — بھاگوت ہوانت سکھاری
کسی راکہ ازشرع باشد شعار — نہ ترسد زآسیب روزی شمار
دھرم ریت سون کر من کرما — ہو سُہائی انت نج دھرما

در مذمّت شیطان

یعنی در نندیا دھرم شترو

دلا ہرکہ محکوم شیطان بود — شب وروز در بندِ عصیان بود
دھرم شترو کو جو داسی — ہے من تہہ ہی نرکن باسی
کسی راکہ شیطان بود پیشوا — کجا باز گردد براہِ خدا
دھرم شترو جاکر متیا — تاسین ہوئین نہ کرم پنیتا
دلا غرم عصیان مکن زینہار — کہ رحمت کند بر تو پروردگار
ہے من پاپ جو چت نہ دھرئے — بھگوت تا پر کرپا کرئے
زعصیان کند ہوشمند احتراز — کہ از آب باشد شکر را گذار
نکٹ پاپ کی گنی نہ جائی — جانت جل سُون گلت مٹھائی
کند نیک بخت از گنہ اجتناب — کہ پنہان شود نور مہر از سحاب
سنت پاپ سون چت بچاوے — جس بادل مین رب چھپ جاوے
مکن نفس امّارہ را پیروی — کہ ناگہ گرفتار دوزخ شوی
من ملین کی جن سیکھ مانی — نرک پھند مین پڑہ پرانی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اگر برنتابد ز عصیان دلت
بود اسفل السافلین منزلت

کرے پاپ ہے من جو کوئی
نرگ گھور مین باسا ہوئی

مکن خانۂ زندگانی خراب
بہ سیلاب فعل بد و ناصواب

جیون مندر بچا ہے بھائی
پاپ سمندر بہا لیجائی

اگر دور باشی ز فسق و فجور
نہ باشی ز گلزار فردوس دور

پاپ کرم سون بچ من مورے
تو بیکنٹھ نکٹ ہو تورے

در بیان شراب

یعنی مدرا

بده ساقیا آب آتش لباس
که مستی کند اهل دل التماس

دیجی مدھور بھگت گور گیانی
تاہ پائی گن کہون بکھانی

مئی لعل در ساغر زرنگار
بود روح پرور چو لعل نگار

مدھور بھگت پاترنج دھرما
جیھ کی پیت ہوئین ست کرما

خوشا آتش شوق ارباب عشق
خوشا لذت ذوق اصحاب عشق

سنت جنن کی دھن پریتی
دھن منی گیانن کی ریتی

بیار آن شراب چو آب حیات
که یابد ز بویش دل از غم نجات

مدھر بھگت جس امرت ہوئے
دیو جو من چنتا کھوئے

خوش آن دل که دارد تمنای دوست
خوش آنکس که در بند سودای اوست

تہی من دھن جو بھگوت نہی
دھن بھگت بھگوت اشنہی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خوش آن دل کہ شید است بروی دوست
خوش آن دل کہ شد منزلش کوی دوست

دھن چیت جیہہ بھگوت بھاؤ
بھگوت دھام دھن جن پاؤ

شراب چو آب روان بخش یار
شراب مصفا چو روی نگار

ایسی مُہر بھگت گور پاؤن
بھگوت رُوپ چیت مین لاؤن

خوشا می پرستی ز صاحبدلان
خوشا ذوق مستی ز اہلِ دلان

دھن بھگت جن بھگتے سوہی
دھن سنت جن بھگتی موہی

در صفتِ وفا

یعنی پریت دھرم

دلا در وفا باش ثابت قدم
کہ بے سکہ رائج نہ باشد درم

ہے من پریت دھرم کرنیکا
بن پریت سورن ہو بھیکا

ز راہِ وفا گر نہ پیچی عنان
شوی دوست اندر دلِ دشمنان

جو تو پریت ریت من دھرہے
تو سون پریت شترو کرہے

مگردان ز کوئی وفا روی دل
کہ در روئی جانان نباشی خجل

پریت دھرم جو چیت نہ لاوے
بھگوت سُنمکھ نت لجاوے

منہ پائے بیرون ز کوئی وفا
کہ از دوستان می نیرزد جفا

پریت دھرم من راکھو بھائی
مترن سون نہین اُو چیت کھوٹائی

جدائی ز احباب کردن خطا است
بریدن ز یاران خلاف وفا است

ست متر کو سنگ نہ چھوڑو
ست سنگن سے مُکھ نہ موڑو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بود بے وفائی شرشت زمان | میاموز کردار زشت زنان
تریا ہوت مذمت بھائی | ناکے کمت سدا دُکھ دائی

در فضیلت شکر

یعنی در اوپا بھگوت

کسی راکہ باشد دلِ حق شناس | نشاید کہ بندد زبانِ سپاس
جن منکھ بھگوت پہچانو | تی ہے نام جیو سکھ مانو
نفس جز بہ شکر خدا بر میار | کہ واجب بود شکر پروردگار
سانس نہ لے بن بھگوت نامان | کرت تور پالن سب جامان
ترا مال و نعمت فزاید ز شکر | ترا فتح از در در آید ز شکر
بھجن تور دھن درب بڈھاوے | جگ مین اٹل راج ہو جاوے
اگر شکرِ حق تا بہ روزے شمار | گذاری نہ باشد یکی از ہزار
جنم جنم کو ہر گن گاوے | رام کرپا برنی نہین جاوے
ولے گفتنِ شکر اولیٰ تر است | کہ اسلام را شکر او زیور است
بھجن انت نہین پاوے کوئی | ست جن کو آبھو کھن ہوئی
گر از شکر ایزد نہ بندی زبان | بدست آوری دولتِ جاودان
ہے من جو بھگوت گن گاوے | دُو لوک مین مہا پاوے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دربیان صبر

یعنی دھیرج تائی

تراگر صبوری بود دستیار
بدست آوری دولتِ پائدار

کرے جو تو من دھیرج تائی
ہوئی سدان تو کو سکھدائی

صبوری بود کار پیغمبران
نہ پیچند زین روئی دین پروران

دھیرج دھرین سدان گوروگیانی
چت بیچ دھرین دھرم سمانی

صبوری کشاید درکام وجان
کہ جز صابری نیست مفتاح آن

دھیرج دھرین پرآن سُکھ پاوین
من کے سب کاج بن آوین

صبوری برآرد مراد دلت
کہ از عالمان حل شود مشکلت

دھیرج کرے کاج مَن بھاون
گیانی گورُدین سُمت سکھادن

صبوری کلید درآرزوست
کشاینده کشور آرزوست

من ایچھا کی دھیرج تاری
کھولی من کی کٹھن کیواڑی

صبوری بہرحال اولےٰ بُود
کہ درضمن آن چند معنی بود

دھیرج ہی نیکو سب جامان
یامین تت ست کی دھامان

صبوری ترا کامکاری دہد
زرنج و بلا رستگاری دہد

دھیرج من ایچھا کو داتا
ناسی سکل کشٹ کو بھراتا

صبوری کنی گر ترا دین بُود
کہ تعجیل کار شیاطین بُود

کرین دھیر دھرمگ سجانی
دھیرج دھرین نہ کھل اگیانی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

در صفت راستی

یعنی ست تائی

دلا راستی گر کنی اختیار — شود دولتت ہمدم و نجتیار
جا کی ہے من ست سہاوے — بھاگونت دھونت کہاوے
نہ پیچد سر از راستی ہوشمند — کہ از راستی نام گردد بلند
چترست نہین چھانڈے بھائی — ہوت ست سون نام بڑائی
دم از راستی گر زنی صبح وار — ز تاریکی جہل گیری کنار
ہوئی ست جس پھور اوجارا — کٹل اندھ کو کہون ہارا
مزن دم بجز راستی زینہار — کہ دارد فضیلت یمین و یسار
ست ست کہ است اسینا — بانوان نہین اد ہیک ہے دینہا
بہ از راستی در جہان کار نیست — کہ در گلبن راستی خار نیست
ست تل نہین جگ کی ماہین — ست پھلوارن کانٹو ناہین

در مذمت کذب

یعنی جھونٹ

کسی را کہ ناراستی گشت کار — بجا روز محشر شود دستگار
کرے است کرم جو کوئی — گھور نرک سون رہت نہوئی
کسی کہ گردد زبان دروغ — چراغ دش را نباشد فروغ
بچن است کہے جو کوئی — تا کی اندھ کار من ہوئی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دروغ آدمی راکند شرمسار
دروغ آدمی راکند بے وقار

ہوا ست بچنی دھرکاری
کھووے است کیرتی ساری

زکذاب گیرد خردمند عار
کہ اُورا نیارد کسے در شمار

چُترا ست بچن سُون ڈرہے
ورتھ کی کو اُو نہین کرہے۔

دروغ اے برادر مگو زینہار
کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار

میتھا بچن کہو مت بھائی
ایسو جن آدر نہین پائی

زنار استی نیست کار بتر
کزو گم شود نام نیک ای پسر

جگ مین بُرا ست کہاوے
بھلو نام ہے پتر مٹاوے

در صفت حق تعالیٰ

یعنی بھگوت اوپما

نگہ کن برین گنبد زر نگار
شفقش بود بے ستون اُستوار

نرکھ سندر رچناہے داسا
بنا ٹیک ٹھاڈو آکاسا

سراپردۂ چرخ گردندہ بین
دروشمع ہائی فرزندہ بین

با در سندر بدن پھلائے
دیپ مالکا رچُر بنائے

یکی پاسبان ویکی پادشاہ
یکی دادخواہ ویکی تاج خواہ

رکھوارہ کوئی کوئی بہو پا
نیادچھت کو اُو راجن رُوپا

یکی شادمان ویکے دردمند
یکے کامران ویکے مستمند

کو اُو سکھی جگ مین کو اُو رُوگی
من ترپت کو اُو دھن دوکھ بھوگی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یکی تاجدارو یکے نامدار — یکے سرفرازو یکے خاکسار
چھترپتی ایک ایک سرنامی — ادِہیک ایک اور ایک نِس کامی
یکے برحصیرو یکے برسریر — یکے درپلاس ویکے درحریر
ایکن کُسا ایکن سنگاسن — ایکن ٹاٹ ایکن آبھوکن
یکے بے نواؤ یکے مالدار — یکے نامرادو یکے کامگار
بھکشی ایک ایک دھن وانی — نِس کامی ایک اچھا مانی
یکے دوغناؤ یکی درعنا — یکے رابقاؤ یکے رافنا
ایک سمپتی ایک دُوکھاری — گیانی ایک ایک سُنہاری
یکی تندرست ویکے ناتوان — یکی سال خوردو یکے نوجوان
کوئی پشٹ کوئی نربل ہوئی — بالک کوئی ترن ہے کوئی
یکی درصواب ویکی درخطا — یکی درُدعاؤ یکے دردغا
ایک دھرمی ایک دھرم دُروہے — ایک بھجنی ایک گھاتک ہوئے
یکی نیک کردارونیک اعتقاد — یکی غرق درلجرِفسق و فساد
ایک ست کرم کین ست وہارا — ایک بُرودھ جل ڈوبن ہارا
یکے نیک خلق ویکی تندخوئی — یکے بُردباروکی جنگ جوئی
ایک سوشیل ایک مہاکرُودھی — ایک گمبھیر ایک بیر بُرودھی
یکے درتنعم ویکے درعذاب — یکے درمشقت ویکے کامیاب
ایک پدارتھی ایک بُروگی — ایک دُوکھی ایک اچھا بھوگی
یکے درخیال جلالت امیر — یکے درکمند حوادث اسیر
پربھوتائی مین ایک ادہیکاری — دُوکھ بندھن مین ایک دوکھاری

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یکے در گلستان راحت مقیم
یکے باغم و رنج و محنت ندیم

سُکھ بھلوارن ایک نواسی
ایک دُوکھن مین رہت اُودا سی

یکی را برون رفت زاندازہ مال
یکی در غم نان و خرچ عیال

ایک درب دانی دھنونتا
ایک کٹمبی اتِ من چنتا

یکے چُون گُل از خوری خندہ زن
یکی را دل آزردہ خاطر حزن

ایک جس پھُول کھلو من رہئی
ایک من دُوکھت چت دن بہئی

یکی بستہ از بہر طاعت کمر
یکی در گنہ بردہ عمرے بسر

بھگوت سرن ایک ہوگئے
ایک سدیو پاپشٹی رہئے

یکی را شب و روز مصحف بدست
یکی خفتہ در کنج میخانہ مست

ایک وید پاٹی دن راتا
ایک پڑو سوت مدہ ماتا

یکی بر در شرع مسمار وار
یکی در رہ کفر زُنّار وار

دُوار دھرم ایک کیلی گارے
ایک کو پنتھ مالا گل ڈارے

یکی مقبل و عالم و ہوشیار
یکی مدبر و جاہل و شرمسار

ایک سنت چاتر گنوانی
ایک ابھمانی کہل اگیانی

یکی غازی و چابک و پہلوان
یکی بزدل و سُست ترسندہ جان

ہے ایک سُور بیر بلوانا
ایک بھیڈ سم رہے ڈرانا

یکی کاتب اہل دیانت ضمیر
یکی دُزد باطن کہ نامش دبیر

ایک لیکھیا بھیدن رکھوارا
ایک چُور جن بھید اُوجارا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

در منع اُمید از مخلوقات

یعنی وِرندیا سنسار

ازین پس مکن تکیه بر روزگار
که ناگه زجانب برآرد دمار

کیون جگ مایا مین لپٹانا
انت جائے گو تیاگ پرانا

مکن تکیه بر لشکر بے عدد
که شاید ز نصرت نیابی مدد

جُوتہہ جُوتہہ سنپت ہُو پاوے
کہا پرتیت کُچھ کام نہ آوے

مکن تکیه بر ملک و جاه و حشم
که پیش از تو بود است و بعد از تو هم

سنپت راج سدیو نہ رہئے
توسے بھی انیک ہو گئے

مکن بد که بد بینی از یار نیک
نمے روید از تخم بد بار نیک

نیک مترو سون بُری بڑائی
برُو برش برُو پھل لائی

بسا پادشاہانِ سلطان نشان
بسا پہلوانانِ کشورستان

بہت راج بھوگی دہنوانی
بہت سُور جگ مین بلوانی

بسا تند گردانِ لشکر شکن
بسا شیر مردانِ شمشیر زن

بہت بیر رن کے ادھکاری
سنگھ رُوپ بہو شستر دھاری

بسا ماہرویانِ شمشاد قد
بسا نازنینانِ خورشید خد

چندر مُکھی بھو رُوپ انوپا
سُندر بدن بھو سورج رُوپا

بسا ماہرویان نوخاستہ
بسا نوعروسان آراستہ

بہو نین مُکھ چندر سمانی
بہو سرُو یونتی من بھانی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بسا نامدار و بسا کامگار — بسا سرو قد و بسا گلعذار
بھُو جس کرن من ایچھا بھاون — بھو سُندر جس پھول سہاون
کہ کروند پیراہن عمر چاک — کشیدند سرو ز گریبانِ خاک
انت کال تن نیاگی بھیئو — سب کرتن ماٹی مل گیئو
چنان خرمن عمر شان شد بباد — کہ ہرگز کسی زان نشانی نداد
ایسو اُون کو پون اڈرا وَا — تنکی نن کو چن نہ پاوَا
منہ دل برین منزلِ جانستان — کہ در وے نہ بینی دلِ شادمان
مرت لُوک مین دُوکھ بشیکھا — تامین سکھیا من نہین دیکھا
منہ دل برین کاخ خرم ہوا — کہ مے بارد از آسمانش بلا
جگ مندر لکھ سُندر درسی — تہہ پراتِ بگارت برسی
ثباتے ندارد جہان ای پسر — بغفلت مبر عمر در وی بسر
جگ ھی پتر سدیو نہو ئے — نج جیون پر تھان کیون کھوئے
مکن تکیہ بر ملک و فرماندھی — کہ ناگہ چو فرمان رسد جاں دہی
اتِ سمپت پر بھُول نہ بھائی — کال دُوت سُون بچو نجائی
منہ دل برین دیر ناپائدار — ز سعدی ہمین یک سخن یادگار

یا جگ کون تم متھیا جانو
شنکر سعدی کی سیکھ مانو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اشتہار

شانتی پرنٹنگ پریس نیا بازار سہارنپور میں

لکھائی چھپائی نہایت نفیس۔ ناگری

انگریزی کا کام عمدہ بکفایت

اور وقت پر کیا جاتا ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ناظرین

کو واضح ہو کہ گلدستۂ انتخاب کلیات ساقی صاحب سکندرآبادی بزبان اُردو بہت جلد شائع ہوگا جو صاحب پیشتر آرڈر دین گے انکو نصف قیمت پر گلدستہ مذکور دیا جاوے گا۔ اور کریما کا ناگری اڈیشن بھی چھاپا جاویگا

کتاب ہذا

بابو رام چندر سروپ میکش و بابو شام سروپ کایستھ بھٹناگر نبیران منشی شنکرلال صاحب ساقی محلہ کٹھرہ کمبوہان سہارنپور سے طلب فرمائے

تاجران کتب سے قیمت مین خاص رعایت کیجائیگی۔

نوٹ۔ جناب منشی شنکرلال صاحب ساقی کی غزلیات و نعت وغیرہ بھی عنقریب شائع کیجاوینگی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کوئی صاحب بلا اجازت ماسٹر لچھمن سروپ صاحب میناعرف نصوفی قصد طبع نہ فرماویں

الحمد للہ کہ درین ایام فرخندہ فرجام

منظوم ؛

انتخاب کلیات

نعت و غزلیات

مصنفہ

منشی شنکر لال صاحب ساقی تلمیذ جناب

مرزا تفتہ سکندر آبادی

شاگرد حضرت غالب دہلوی

حسب فرمائش

جناب حافظ عبدالکریم مفتون منشی فاضل ہیڈ موری

کانشی ہائی اسکول سہارنپور

و جناب شیخ قربان احمد صاحب

آنریری منصف و میونسپل کمشنر و رئیس سہارنپور

المتخلص بہ قربان خلف الصدق جناب

خان بہادر شیخ سلطان احمد صاحب رئیس

و آنریری مجسٹریٹ متخلص

بلال تلمیذ حضرت ساقی

ماسٹر لچھمن سروپ مینا برادر خورد بالو لال چیرسوب

بکشن پرشاد منشی کشن سروپ ساغر کاشیفہ منشی سکندر آبادی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

(حق طبع محفوظ ہیں)

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

۷۸۶

نعت

روشن دلم زجلوہ روئے محمد است
جانم فدائے نام نکوئے محمد است

یادِ خدا است ہمدم روح لطیف من
دل در خیالِ مدحت خوئے محمد است

ایں بوئے خوش کہ مشک ختن یافت در جہان
بے شبہ از عطیۂ موئے محمد است

در دیر ہم قبول تواں شد نماز من
گر روئے دل زصدق بسوئے محمد است

ساقی اگرچہ جامۂ ہند است بر تنم
خاکم مگر زیسرب و کوئے محمد است

نعت

تھی شبِ معراج میں سارے فلک پر چاندنی
نورِ محبوبِ خدا سے تھی منور چاندنی

عرش و کرسی پر کہاں تھا ماہ کا نام و نشاں
روئے احمد چاند تھا تھی اوس سے یکسر چاندنی

نور افشاں جب ہوا وہ آپکا نورِ جمال
ہو گئی تھی چاند سے بھی پھر تو بہتر چاندنی

خود بدولت جب براق بادپا پر تھے سوار
فرش نوری ہر قدم پر تھی برابر چاندنی

کھل گئی جاتے ہوئے جب کاکل عنبر فشاں
ہو گئی فیضان نکہت سے معطر چاندنی

کیا کہوں جلوہ تھا کیا صلی اللہ صلی اللہ
رہ گئی تھی دیکھ کر حیراں و ششدر چاندنی

ساقیا جس جا کہیں جاتے ہوئے ٹھہرا براق
بن گئے قندیل تا ئے فرش چادر چاندنی

نعت

جلوہ گر تھا نور شاہِ دو جہاں قندیل میں
حق نے نورانی بنایا تھا مکان قندیل میں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آیت لولاک سے ظاہر تھی عظمت آپ کی
سب سے پہلے تھا یہی نورِ نہاں قندیل میں

آدم و حوا نبی اور اولیا کا حال سب
آپکو معلوم ہوتا تھا وہاں قندیل میں

جلوہ اوس محبوب کا اپنے خدائے دو جہاں
دیکھتا تھا شاد ہو کر ہر زماں قندیل میں

جو اوترتے تھے صحیفے حال اوذکار من دعن
آپ پر اللہ کرتا تھا عیاں قندیل میں

مصلحت کچھ تھی خدا کی ورنہ یہ نورِ عظیم
یوں بھلا ساقی سمائے تھا کہاں قندیل میں

نعت

فلک پر دھوم تھی شاہ دو عالم آنیوالا ہے
مدینہ کی زمیں سے عرش اعظم تک اوجالا ہے

گئے روح الامیں میں خود براق بادپا لیکر
فرشتوں نے بنایا ایک راہ نورانی نکالا ہے

ہجوم نجم سے تھی صورت آرائش محفل
ہر ایک جا چاندنی کے فرش کا نقشہ نرالا ہے

زباں کھولی ہے زہرہ مشتری نے مدح خوانی کو
اوجالا مشعل ماہ منور کا دوبالا ہے

کیا آراستہ ہے گلشن جنت کو رضواں نے
تنِ حور بہشتی نور کے سانچے میں ڈھالا ہے

کھڑے ہیں صف بہ صف قدسی ادب سے آپکے موقع
بہم مل مل کے تخت عرش کاندھے پر سنبھالا ہے

میسر ہر لفظ نعت احمدی سے دُر ٹپکتا ہے
لکھا جو دائرہ ہے وہ مہ کامل کا ہالا ہے

ہوئی کافور نورِ مصطفے سے شرک کی ظلمت
سیاہی سے ندامت کی دلِ کفار کالا ہے

صفات ذات احمد لکھ سکوں کیا میری طاقت ہے
خیال اہل دانش جب یہاں مکڑی کا جالا ہے

وہ ہی ہے پاک دل ہے جسکو وردِ کلمہ طیب
لکھی معراج جس نے اوسکا ساقی بول بالا ہے

نعت

آپکو دیکھا ملک بولے کہ ہاں آپ ہی تو ہیں
احمد مرسل شہ شاہنشاہ ہی تو ہیں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہی نزول آیتِ لولاک جن کی شان میں
باعث ایجاد وہ جانِ جہاں آپ ہی تو ہیں

لاکے ایماں دل میں باہم ملکے کہتے تھے یہود
مظہرِ نورِ الٰہی بے گماں یہ ہی تو ہیں

معجزہ شق القمر کا دیکھ کر کہتے تھے سب
بالیقیں دانائے اسرارِ نہاں یہ ہی تو ہیں

مسجدِ معمور میں جو جا چکا جن کو جبرئیل
آج کی شب جا کے لائے ہیں یہاں یہ ہی تو ہیں

آپکے اوصاف سُنکر یوں لگے کہنے ملک
حشر میں جو دینگے اُمت کو اماں یہ ہی تو ہیں

تھا شبِ معراج نبیوں کی زباں پر برملا
پیشوا و سرورِ پیغمبراں یہ ہی تو ہیں

کرکے سایہ حشر میں اُمت پہ فرمائینگے آپ
بخشدے یارب میرے وابستگاں یہ ہی تو ہیں

نام احمد پر فدا کیونکر دلِ ساقی نہو
مالکِ ارض و سما کون و مکاں یہ ہی تو ہیں

نعت

جب مئے عشقِ نبی سے مجھے مستی ہوگی
بیخودی ہوگی بلندی نہ یہ پستی ہوگی

بزمِ عشاق میں جب بادہ پرستی ہوگی
یاد میں ساقیِ کوثر ہی کے مستی ہوگی

ہند سے بیچنے جاتے ہیں ہزاروں مشتاق
جنس دل اب تو مدینہ میں بہی سستی ہوگی

جیتے جی روضۂ اقدس کو نہ آنکھوں دیکھا
روح جنت میں بھی ہوگی تو ترستی ہوگی

میں اگر خاکِ نشینِ درِ احمد ہونگا
رفعتِ عرش کی ہمسر میری پستی ہوگی

وصلِ محبوبِ خدا ہو دلیگا رفتہ رفتہ
جنس یہ وہ ہے کہ برسوں میں ہی سستی ہوگی

کشتۂ عشقِ محمد کی ہے پہچان یہ ہی
خاکساری سرِ تربت پہ برستی ہوگی

عاشقِ زارِ محمدؐ میں ہوا پیری میں
ہستیِ خضر سے کیا کم مری ہستی ہوگی

میکشِ ہی کرمِ ساقیِ کوثر جن پر
لب پہ اونکے صفتِ بادہ پرستی ہوگی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سرورِ دین کی ملی دولتِ دیدار جسے
پاس اوسکے نہ پھٹکتی کبھی دستی ہوگی

حسرتِ دید ہے پیری میں خبر لو کہ اجل
اپنا زین تو سنِ ایام پہ کستی ہوگی

رہ جو امسال گئے عزمِ مدینہ کرکے
اونکی تقدیر پہ تدبیر بھی ہنستی ہوگی

پی گیا بھر کے جو جامِ مئے عشقِ احمد
اوس کی مستی کو نہ ہرگز کبھی پستی ہوگی

جب بہم ہونگے کبھی عاشقِ اللہ و رسول
وہاں عجب صحبتِ مستی و الستی ہوگی

نعت لکھتا ہوں مگر شرم مجھے آتی ہے
کیا میری اونکے مدح خوانوں میں ہستی ہوگی

کچھ غرض جنت و دوزخ سے نہیں ہے ساقی
اونکے مستوں کیلئے اور ہی بستی ہوگی

نعت

جاگتا ہوتا نصیبا جاگتی ہوتی نماز
سو گیا ہے یہ رہے گی مومنوں سوتی نماز

تیری ہوتی مشکلیں آساں دلِ غمگیں تمام
جھکتا سر سجدہ میں گر مشکل کشا ہوتی نماز

ہوتا متوجہ تو اگر اوس ابرِ رحمت کی طرف
کشتِ دل میں تخمِ الفت کا تیرے بوتی نماز

گر تو ہوتا غوطہ زن بحرِ محبت میں ولا
بہرتی دامن میں تیرے مقصود کے موتی نماز

ساقیا ہے سچ تو یہ گر تو نہ اوسکو بھولتا
درد و غم کا اِس ترے دل سے نشاں کھوتی نماز

صیدِ مرغِ جاں ہوا اپنا دلِ مضطر سمیت
تیر بیٹھا اوسکا پہلو میں ہمارے پر سمیت

جائے خون رگ رگ سے نکلیں ہیں شرارے وقتِ فصد
ہاتھ جل جائے نہ کیوں فساد کا نشتر سمیت

ہیں شہیدِ عشق ہم اور تفتہ سوزِ فراق
جائیگا جنت کو نقشہ اپنا خاکستر سمیت

یہ عداوت مجھسے ہے اوسکو کہ میرا اُسکے نام
خط کے ٹکڑے کر دیئے قاتل نے نامہ بر سمیت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ابر کا عالم ہے بجلی محتسب کے گھر پڑے
اب تو جم کر بیٹھ اے ساقی خم و ساغر سمیت

وصف دہن سے ہو یہی حاصل کلام کا
مہمل ہو مدعا سخن ناتمام کا

دل تکیہ گہہ ہو اوس شہ عالی مقام کا
زینہ ہے لامکاں پہ نہاں جسکے نام کا

ہوں می پرست ساقی شیریں کلام کا
پانی حلال کب مجھے بیت الحرام کا

کیا اعتبار ایسی روایات خام کا
دار النعما میں ذکر ہے دار السلام کا

عاشق ہوں ایک پردہ نشیں کے خرام کا
سینہ بسینہ رتبہ اوسی کے ہو نام کا

دیکھے نہیں میاں وہ جہاں کچھ تو نہیں ضرور
عنقا اگر نہیں تو گماں کیوں ہو نام کا

جاتے چمن سے ہو میری تربت کے متصل
ایک پھول پھینکدو جو رہا ہو نہ کام کا

جب مُردے زندہ ہو گئے ٹھوکر سے آپکی
پھر لینے والا کون مسیحا کے نام کا

آئینگے کہہ گئے تھے۔ یہ کل یاد کیجئے
یہ صبح دوسری ہے کہ وعدہ تھا شام کا

مجھ سخت جاں سے خنجر قاتل بھی کند ہے
میں اوسکے کام کا ہوں نہ وہ میرے کام کا

نقش قدم میں ہیں تیرے فتنہ ہزارہا
محشر بھی ایک نام ہے طرز خرام کا

رغبت نہیں کلام سے اردو کے ساقیا
ہوں لینے والا غالب و تفتہ کے نام کا

ہیں سیر چمن میں وہاں تھا ایک اور ہی گل کا
فغان دل نہ تھی ہر گام پر نالہ تھا بلبل کا

نشہ میں اونکو دیکھا ہو گیا بستر پہ موذی کا
لٹک آیا جو شانہ پر سے جوڑا کھل کے کاکل کا

کھلے ہیں پردہ افلاک مستوں کے لئے زاہد
کیا کرتے ہیں وہ نظارہ ہر دم ساغر مل کا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لبوں پر آگئی جان تو نہ آیا کر کے تو وعدے
ارے ظالم بھلا کچھ انتہا بھی ہے تغافل کا

نزع میں سُنکے مجکو دیر کی اوسنے جو آنے میں
نہ آنکھیں سامنے ہوں۔ تھا یہی مطلب تساہل کا

بھری ہیں حسرتیں دلمیں فقط بوسہ پہ مت ٹالو
بھلا ہوتا ہے حاصل مدعا بھی جزو سے کُل کا

بتوں کے چاہ غبغب سے ذرا بچ بچ کے چل اے دل
ارے ناداں نہ سمجھا ہے یہ نقشہ چاہ بابُل کا

عجب ساقی تھا لطف مے پرستی بزم رندان میں
سنا کوئی صنم ہر جام پہ نغمہ تھا قُل قُل کا

تن ہے میرا عشق بتِ گلرنگ میں تنکا
ہے خار عدو کے یہ دلِ تنگ میں تنکا

چل لیکے تنِ زار صبا کوئے صنم میں
جا پہونچیگا وہاں یہ بھی تیرے سنگ میں تنکا

سمجھو نہ پرکاہ بتو دل کو ہمارے
سوراخ کریگا یہ دلِ سنگ میں تنکا

جس راہ سے مجنوں نے سُنی آمد لیلا
اوس رہ کی نہ چھوڑا کسی فرسنگ میں تنکا

نامہ تو لکھا پہ یہ ہے قاصد کو سُنانا
اٹکتا ہے چبھا ہے کفِ پا لنگ میں تنکا

ہے آبِ وضو تیرا ہی اے شیخ مکدر
رندوں کی نہ ہے میں نہ ہے بنگ میں تنکا

سُنکر تیری آواز چھپا جاکے حسد کا
حلقوم حسیناں خوش آہنگ میں تنکا

مشکل نہیں ارباب سخن آب سخن سے
کر لیتے ہیں سرسبز نئے رنگ میں تنکا

جب حُسن کا دعوی ہوا باطل تو خطا پر
حوروں نے لیا ہے دہن تنگ میں تنکا

رندوں کی کرامات ابھی دیکھ لے زاہد
بے لاگ کھڑا ہے قدح بنگ میں تنکا

مضمون سے بھرا صاف ہر ایک جام سخن ہے
ساقی کی نہیں بادہ گلرنگ میں تنکا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مجھ ناتواں کا کیا ہو تن و توش نقش پا
جاتا رہا ہی ضعف میں سب جوش نقش پا

خاک قدم سے اوس کے ملا تھا غبار دل
وصلی کی طرح اب ہی ہم آغوش نقش پا

یہاں آگئے تھے اوسکے قدم سے لگے ہوئے
ذرہ ہین خاک کے میرے یہ گوش نقش پا

اوبھرا نہیں ہی نقش قدم میں میرا غبار
گرمی سے بڑھ گیا ہی مگر جوش نقش پا

اتنا تو دے بتا کہ وہ شوخ کدہر گئے
گھر سے نکل کے اے لب خاموش نقش پا

کہنے نہ پایا کچھ قدم یار سے دریغ
چلنے سے اوسکے اڑ گئے سب ہوش نقش پا

ساقی نہ چھیڑ دیکھ کرے گا کبھی ضرور
غمازیان یہ شیشۂ خاموش نقش پا

پھولی پھلی ہے آج نہال سخن کی شاخ
خامہ ہی میرے ہاتھ میں گویا سمن کی شاخ

اوسکی یہ شوخیاں نہیں ہیں بانکپن کی شاخ
ہی طرز ناز خوئے انداز پن کی شاخ

فیض نسیم طبع کھلا ہی غنچہ ہائے دل
مضمون سی ہوں نہال سطور چمن کی شاخ

ہر استخواں سی لیتے ہیں ٹکڑے جدا صبا
پھیلی ہوا سی یوں ہی ہمارے کفن کی شاخ

مرقد سے استخواں کو ہمارے گئے اوڑا
اب وہ ہی آشیانۂ زاغ و زغن کی شاخ

تو نونہال گلشن خوبی جہاں میں ہی
یہ غمزہ و ادا ہیں تیرے بانکپن کی شاخ

آیا جو ابر جھوم کے برسات میں نظر
غربت میں یاد آگئی نخل وطن کی شاخ

چاروں طرف جو غیر ہیں بزم نگار میں
گلشن کے حاشیہ پہ لگی ناگپھن کی شاخ

وحشت نے بعد مرگ اڑائیں جو دھجیاں
پھیلی میرے مزار پہ نخل کفن کی شاخ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ساقی مگر قلم تیرا جادو نگار ہے
کی سبز اس زمیں میں جو نخل کہن کی شاخ

آئیگا یار آج ہے شیریں زباں زاغ
بھر دونگا میں بھی شیر و شکر سے دہاں زاغ

رندوں کی محتسب سے بدی شیخ جی نے کی
کیا ہے عجب کہ بوم ہوا ہمزبان زاغ

ابرو کے پاس خال تعجب کا ہے مقام
ہوتا نہیں کماں کے قریں ہے نشان زاغ

گر دیگا مجکو آمد جاناں کی خوش خبر
میٹھی بنات سے میں کرونگا زماں زاغ

اے گر ہمارے دل کو سمجھتا تھا دور سے
آیا قرین تو ہو گیا باطل گمان زاغ

جس شاخ گل پہ تیر انشیمن تھا عندلیب
اوسپر خزاں میں آہ بنا آشیان زاغ

دہلی کے دیکھنے کا مزہ اب کہاں رہا
طوطی کا آشیانہ جہاں ہے زاغ زاغ

ساقی ہوا یہ گردش گردوں سے انقلاب
بلبل کے ہم صفیر بنے دوستان زاغ

دو دم تھے چہرے میں بت بے پیر کے دو پر
ایک دا میں گردن تھی نہ نخچیر کے دو پر

اوڑ اوڑ کے لگی کاٹنے ناگن کیطرح یہ
کھلتے ہی کھلے زلف گرہ گیر کے دو پر

نفرت سے مجھے دیکھتے ہی اوڑنے لگا رنگ
اوڑ جاتی جو ہوتے تیری تصویر کے دو پر

بے یاری قسمت نہیں بنتا ہے کوئی کام
تقدیر لگا دیتی ہے تدبیر کے دو پر

وہ تیر نظر سرمگیں آنکھوں کی غضب ہے
سرمہ کے وہ دنبالہ ہیں یا تیر کے دو پر

جبل توڑ کے اے وحشت دل بند و سلاسل
کیا ساتھ لگیں گے نہیں زنجیر کے دو پر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہو جاتی ہے شہرت یوں ہی ساقی کے سخن کی
مضمون لگا دیتے ہیں تحریر کے دو پر

ہوا ہے نصفِ گل لالہ ایک باغ میں داغ
ہمارا دیکھ جگر ہیں ہزار داغ میں داغ

نہ بعد مرگ بھی ٹھنڈی ہوئی یہ آتشِ دل
جو کہا یئگا تو پڑینگے وہاں دماغ میں داغ

غضب میں اس نفسِ آتشیں سے ڈرتا ہوں
شراب جل نہ اوٹھے اور لگے ایاغ میں داغ

ادا کے سوزِ محبت سے شمع جلتی ہے
نہیں فتیلہ یہ ہے لمعہ چراغ میں داغ

نہ ہنسیں رقیب ہماری سیاہ بختی پر
لگے گا اس سے تیرے دامن فراغ میں داغ

تلاشِ یار میں فرقت کی شب چراغ بنا
پڑا تھا جو کہ دلِ طالب سراغ میں داغ

بندھے جو سوزِ محبت میں آتشیں مضمون
تو پڑ گئے مرے ساقی دل و دماغ میں داغ

دباتے گر نہ ہم دل اپنا چرخ پیر چٹکی میں
تو پھر تجکو اوڑاتے نالہ شبگیر چٹکی میں

عجب چشم فسوں گر کی یہ ہے تاثیر چٹکی میں
نشانہ اوڑ گیا اور ہی نظر کا تیر چٹکی میں

جنہیں آنکھیں ملا کر بات کرتے شرم آتی تھی
وہ اب ہمکو اوڑاتے ہیں دمِ تقریر چٹکی میں

مضامینِ سخن سوئے کی چڑیا بن کے اوڑتے ہیں
میری طبع رسا کے ہے مگر اکسیر چٹکی میں

لکھا قسمت کا عاشق کے نہیں مٹتا نہیں مٹتا
بدل دیتے جو ہوتا خامۂ تقدیر چٹکی میں

زکاتِ حسن اوسنے مانگا ہوں تب یہ کہنے ہیں
فقیروں کی دھری ہے کیا میری اکسیر چٹکی میں

یہ بیدردی تو نہیں ہے تڑپنے بھی نہیں دیتے
دباتے ہیں دلِ عاشق دمِ تکبیر چٹکی میں

سمجھتے ہیں شرر وہ بعد مردن بھی مرے دل کو
اوٹھاتے دور سے ہیں پھینکے آتشگیر چٹکی میں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

غم بند بلا اصل اوسکے مستوں کو نہیں ساقی
یہ دیوانے نہیں جاہیں توڑ دیں زنجیر چٹکی میں

ستم صیاد کا دیکھو پکڑ کر سکے چٹکی میں
اوڑا دی صاف گردن بلبل بیکس کی چٹکی میں

لگاتے ہاتھ ہی کہتے ہو انگیا مسکی چٹکی میں
نکالیں حسرتیں کیا پڑ گئے بس بس کی چٹکی میں

عبث ہی ہاتھ پائی وصل کی شب ہمسے جانے دو
نکالیں گے وگرنہ ہم کسک نس نس کی چٹکی میں

کئی دن سے وہ روٹھے تھے منایا اونکو منت سے
شکایت بات تھی سو اوڑ گئی اس بس کی چٹکی میں

درازی پر جو قد کی غیر کوتہ عقل نازاں ہے
اوڑا دینگے کسی دن ٹانگ اس لرگس کی چٹکی میں

دلا دام بلا سے تجکو کر لیتے رہا ہم بھی
گرہ اس زلف کی ہوتی جو اپنے بس کی چٹکی میں

بتوں میں ہے یہ بے رحمی کہ بعد از مرگ بھی ساقی
مسلتے ہیں رگ جاں عاشق بے بس کی چٹکی میں

دلا وہ تو فسوں گر ہے پھنسا تو جسکی چٹکی میں
آرے مسلے گئے ہیں تجھسے لاکھوں اسکی چٹکی میں

کوئی مضموں جو ہاتھ آتا ہے اوس رنگ طلائی کا
غنیمت اشرفی ہے مجھسے ایک مفلس کی چٹکی میں

جو دیکھا شوخ نے خیرہ بھیجا اوسنے گلشن میں
مروڑے کوش گل آنکھیں ملیں نرگس کی چٹکی میں

مجھے مے غیر سے لیکر پلائی مار ہی ڈالا
نہ جانا آپنے ہے اوسکے پڑ یہ بس کی چٹکی میں

شب وصلت بھی پہونچا ہاتھ محرم تک فقط اپنا
لگے بہنے ابھی ہے تم تو پیارے بس کی چٹکی میں

دل عاشق میں ہو تو ہو وگرنہ حضرت ساقی
خدا کا نام لو اکثیر ہے اب کس کی چٹکی میں

بتا دیں تھا یہ چھلا کل تمہارا کسکی انگلی میں
خفا ہوگے جو اوسکا نام لیں تھا جسکی انگلی میں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مزا جو گدگدا ہٹ سی میری کچھ تمکو آتا ہے
تمہیں میری قسم کہدو یہ ہے جس تس کی انگلی میں

نہ لونگا جام مے دیتے ہو مجکو غیر کے ہاتھوں
خدا جانے لگا ہو زہر قاتل اسکی انگلی میں

یہ اک فعل عبث ہی دی انگوٹھی غیر کو تم نے
پہنا دی ہاتھ سے کس مرد کے جس کی انگلی میں

اوڑا لائے مسیحا بن کے کیا تم حضرت ساقی
انگوٹھی کل یہ گرجا گھر میں تھی اک مس کی انگلی میں

کر گئیں سحر سا کچھ اوسکی رسیلی آنکھیں
کھب گئی دل میں میرے ہائے نوکیلی آنکھیں

غمزہ و ناز ادا ہوتے ہیں معشوقوں میں
ہیں فسوں ساز مگر تیری چہیلی آنکھیں

آیا وہ شوخ جو غصہ میں چڑھا کر تیور
سر جھکا سامنے دیا ہو گئیں ڈھیلی آنکھیں

ایک نظر دیکھ کے تمکو میں گنہگار ہوا
ہے ستم تمنے نکلوا ہی میری لی آنکھیں

ڈر سے کر سکتا نہیں اوتنے سوال بوسہ
وہ دکھا دیتے ہیں کالی کبھی پیلی آنکھیں

سوئے گل دیکھتی صیاد اگر ہے بلبل
پھوڑتی ہیں قفس کی تیری نیلی آنکھیں

کیا ہے ساقی کی خطا آج جو دکھلاتے ہو
غصہ میں لال کبھی اور کبھی پیلی آنکھیں

چمکی عکس یار سے تقدیر پشت آئینہ
خود مطلع ہو گئی تصویر پشت آئینہ

چل گئی تقدیر سے تدبیر پشت آئینہ
تیرے چہلوں سے بڑھی توقیر پشت آئینہ

دیکھ شاید پڑ گئی اپنے ہی دلبر کی نظر
دلبری کرنے لگی تصویر پشت آئینہ

دیکھنے کو اوسکے اپنا لکھدیا تھا حال دل
دی مٹا اوسنے وہ ہی تحریر پشت آئینہ

دیکھ کر تیری صفائی اوڑ گئی اوسکی جلا
پھر ہے دست یار کیا تقصیر پشت آئینہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہار تھا سینہ کا ظاہر نازکی سے پشت پر
ہم تو یہ سمجھے کہ ہے زنجیر پشتِ آئینہ

گر وہ اعجازِ مسیحائی دکھائے ساقیا
بول اوٹھے بلبلِ تصویر پشتِ آئینہ

بے حجابانہ جو دیکھا اوسنے سوئے آئینہ
بڑھ گئی اہلِ حیا میں آبروئے آئینہ

دیکھ کر صورت تمہاری کسقدر حیراں ہے یہ
گر نما نو دیکھ لو تم پھر کے روئے آئینہ

تیرے عارض کی صفائی دیکھ کر اے سیم تن
اوڑ گیا ہے صاف اب تو رنگِ روئے آئینہ

رنگِ ناکامی نہ آتا پاک رہتا عمر بھر
اوسکے آبِ رخ سے گر ہوتا وضوئے آئینہ

پڑ گیا ہے ہاتھ جب اوس سنگدل کے اپنا دل
کیوں نہ ٹوٹے گا کہ ہے پتھر عدوئے آئینہ

ہے یہ دل شکنی کہ صورت چین جبیں پر اوئے ہے
بس علامت ٹوٹ جانے کی ہے موئے آئینہ

دیکھ کر اوس کو سنور جاتی ہیں ساقی مہ جبیں
کیا بُرا ہے پھر بھلا روئے نکوئے آئینہ

کس بزم میں تو اے شمع انجمن نہیں
وہ کونسا ہے دل جسے تیری لگن نہیں

یہاں ہیں چند روز یہاں دل لگائیں کیا
دُنیا تو ایک سرائے کہن ہے وطن نہیں

گر انقلاب ہے تو رہیگی نہیں خزاں
کیا پھر بہار آئے گی اہلِ چمن نہیں

تم تو لگاتے ہاتھ ہی محرم کو چونک اوٹھے
پنجہ میرا ہے دیکھئے کچھ ناگ پن نہیں

کھل جائیگا کبھی نہ کبھی محرموں پہ تو
رازِ کہ ہے آپ کا رازِ دہن نہیں

جو جان و مال عشق میں تم پر لٹا چلا
افسوس آج نعش کو اوس کی کفن نہیں

جبر میرے نازِ عشق اوٹھانیکو کون ہے
وامق نہیں ہے قیس نہیں کوہ کن نہیں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وصفِ کمر میں کرتے ہیں سب مو شگافیاں
راز دہن میں اونکے کسی کو سخن نہیں

وہ ناتواں ہوں بعد فنا روح کیطرح
کچھ احتیاج مدفن و غسل و کفن نہیں

نسبت غلط ہی اوسکی مخاکت کو پھول سے
نازک چمن میں ایسا گل یاسمن نہیں

ابروئے یار ٹھہر گئی ہے تو ہے بجا
جنبش کو یہ نصیب ہوا بانکپن نہیں

اہلِ کلام کا ہے یہاں تنگ قافیہ
اسمیں کلام کیا ہے کہ اوسکے دہن نہیں

آنکھوں سے دلکی دیکھ تو ساقی گلہ بیکر
پہلو میں کب وہ تیرے تیر اگلبدن نہیں

ناز کرتا ہے جواں بخت کے سر پر سہرا
ہے بجا آج تو ہے تاج کے ہمسر سہرا

تا گرہ بند نہو بد نظری پھولوں میں
گوندا مالن نے ہے نظر سے بچا کر سہرا

موتی انجم کے ہیں رشتہ ہے شعاع خورشید
لایا ہے پیر فلک آپ بنا کر سہرا

وہ تو گلگونہ سے چمکایہ چمک سے اوسکی
ہو گیا حسنِ دوبالا سے منوّر سہرا

کیوں نہ خوشبو سے معطر ہو دماغِ عالم
عطر عنبر سے بسایا ہے یہ شب بھر سہرا

ایک سے ایک کو امداد ملے خوشبو میں
اسلئے رکھا ہی کاکل سے برابر سہرا

ساقیا جسکی چکا چوند سے ٹھہرے نہ نظر
ہم نے باندھا ہی یہ سب سہروں کے اوپر سہرا

نوشہا تاج زری تجھکو مبارک ہووے
برمیں دولہن سی پری تجھکو مبارک ہووے

کنگنا ہیرے کا مبارک ہو گلوں کا سہرا
سرخ پوشاک زری تجھکو مبارک ہووے

نغمہ ساز خوش آواز صدائے قل قل
وصل کی خوشخبری تجھکو مبارک ہووے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دید دولہن کا سزاوار ہو خانہ آباد
حُسن کی جلوہ گری تجکو مبارک ہووے

بیاہ کی رات ہے ساقی ہے دعا گو تیرا
یہ دعائے صحری تجکو مبارک ہووے

خوش نما دے منور پہ ہے گُل کا سہرا
رونقِ حُسن بڑہاتا ہے یہ زیبا سہرا

گوندا مالن نے جو گلہائے چمن چُن چُن کر
تاب عارض سے بنا عقد ثریا سہرا

دید و امید میں رُخ پر جو اولٹ جاتا ہے
جلوۂ حُسن دِکھاتا ہے یہ کیا کیا سہرا

لعل و گوہر جو ہوئے تارِ زری کے باہم
حاصلِ کان ہے اور ہے دلِ دریا سہرا

ہو سزاوار بنے اور نبی کو ساقی
ہے بسا مشک دُعا سے یہ سراپا سہرا

تشنہ لب ہوں مصحل رہتی ہے صبح و شام روح
ساغرے دے کہ تازہ ہو بُت گلفام روح

لگی میں تو ہوئی صرفِ دم مصمصام روح
یہ ہوا آغاز الفت میں تیرا انجام روح

ہو چکا آخر مریضِ غم تیرا اے بدگمان
جسم میں کہنے کو ہے باقی برائے نام روح

کس کا شکوہ عشق میں صدمے ہے تیرے سبب
عمر بھر شاکی رہی تیری دل ناکام روح

ہے نگاہِ قہر بس مجھ ناتواں کے قتل کو
خود نکل جائیگی رکھہ دو ہاتھ سے مصمصام روح

خود مریضِ غم ہے دل شکوہ نکر ممکن ہے کب
وہ رہے بیچین اور تجکو ملے آرام روح

دیکھے جاتے ہی گئی وہ تھا یہ پاسِ ہمدمی
ساتھ اوسکا دیکھے اپنا کر گئی ہے نام روح

بوسۂ ابرو لیا جب غیر نے غیرت سے یہاں
کھا کے بل قتلِ عدو کو بن گئی مصمصام روح

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

زیست کا سامان تو ساقی ہے ہی مستوں کیلئے
تازہ ہو جاتی ہے جب ہوتا ہے ذکرِ جامِ روح

لو باندھ چکے اپنے گنہگار کے دو ہاتھ
دکھلاؤ نہ اب خنجرِ خونخوار کے دو ہاتھ

رہتا ہے نگوں شرم سے کیوں پنجۂ مرجان
دیکھے ہیں حنائی کہیں سرکار کے دو ہاتھ

مانگی تھی دعا وصل کی یہ اوس نے سمجھکر
کٹوا ہی دئے اپنے طلبگار کے دو ہاتھ

پورا نہ ہوا کام میرا خنجرِ قاتل
اوچھے ہی پڑے یار ستمگار کے دو ہاتھ

امید ہم آغوشیٔ دلبر میں پسِ مرگ
پھیلے ہی رہے عاشقِ بیمار کے دو ہاتھ

ہمدم یہ میری حسرتِ دل صاف نکل جائے
گر پیار سے گردن میں ہوں دلدار کے دو ہاتھ

ساقی عجب انداز سے میدانِ سخن میں
تم خوب دکھا جاتے ہو تلوار کے دو ہاتھ

کروں وصفِ قدِ جاناں تو اک محشر نمایاں ہو
خرامِ ناز کے مضمون سے پیدا شورِ طوفاں ہو

کہوں گر حالِ دل رقت سے پیدا بحرِ عماں ہو
دھواں نکلے دہن سے گر بیانِ سوزِ پنہاں ہو

جو اوسکے سلکِ دندان سے نمایاں سرخیٔ پان ہو
تو گوہر شرک سے پانی ہو خونِ لعلِ بدخشاں ہو

گھٹا ہو جام ہو مینا ہو اور صحنِ گلستاں ہو
مزہ ہو جبکہ رہبر میں وہ پیر و راحتِ جاں ہو

شہادت کیلئے گر خون سے تر قاتل کا داماں ہو
تو میرا ہاتھ ہو محشر میں اور اوسکا گریباں ہو

جو میرے خون کا دھبہ تیرے داماں پر نمایاں ہو
تو دن محشر کے میرا ہاتھ اور تیرا گریباں ہو

مزا ہو جب ہمارے خون سے تر قاتل کا داماں ہو
بروزِ حشر اپنا ہاتھ اور اوسکا گریباں ہو

ستم سے ڈر کہ نادم تو نہ محشر میں مریجاں ہو
نہیں اچھا جو میرا ہاتھ اور تیرا گریباں ہو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ستم کا جب مزا معلوم تجکو دشمنِ جاں ہو
جو محشر میں یہ میرا ہاتھ اور تیرا گریباں ہو

بُرے کہنے سے مانو ہو بُرا کیا خوب انساں ہو
اجی تم حُور طلعت ماہ وش مہرِ درخشاں ہو

تنِ لاغر پہ اب تو ضعف میں بارِ گراں سر ہے
اگر ہو دور یہ بھی خنجرِ قاتل کا احساں ہو

کیا عذرِ جفا تم نے تو ہمکو بھی نہیں شکوہ
خطا بھی ہو ہی جاتی ہے بھلا آخر تو انساں ہو

شبِ فرقت کے صدمے کیا کہوں کیا کیا اوٹھاتے ہیں
مگر کیا تم سے شکوہ جبکہ تم خود ہی پشیماں ہو

تہہِ خنجر بھی تھا پاسِ ادب مانع تڑپنے کا
خطر یہ تھا لہو سے تر نہ اوس قاتل کا داماں ہو

نظر آتی ہے شکلِ آئینہ روئے مصفا میں
اگر دیکھے سکندر صورتِ آئینہ حیراں ہو

بہم شام و سحر کا وصل دکھلاویں دلا تجکو
رُخِ تاباں پہ بکھری اوسکے جب زلفِ پریشاں ہو

یہ مانا تم ہو لاثانی مگر دیکھو تو آئینہ
حسین ہوتے ہیں ایسے حُسن پر کیا اپنے نازاں ہو

کمالِ حسن ہو ظاہر جو میرے گھر کسی شب کو
زمیں پر جلوہ گر تم ہو فلک پر ماہِ تاباں ہو

چمن میں فصلِ گُل ہو جھگڑتا ہو مہ جبینوں کا
تو ساقی لطف ہو جب دورِ جامے پر ستاں ہو

جو آئے ذکر ابرو خواب میں خنجر نمایاں ہو
خیالِ نوکِ مژگاں نشتر بہرِ رگِ جاں ہو

لکھوں وصفِ رخِ گلگوں تو پیدا ایک گلستاں ہو
گھٹا جھک جھک کے آئیں گریباں نافِ پیچاں ہو

تیرا وصف وہاں مجھسے بیاں کیونکر مریجاں ہو
نہیں ممکن عیاں نطقِ دہن سے رازِ پنہاں ہو

بیاں وصفِ تکلم گر ترا رشکِ گلستاں ہو
تو بھولے بھر اہلِ سخن کا جیب و داماں ہو

جو توصیفِ مژہ کے ساتھ وصفِ چشمِ فتاں ہو
تڑپنے دل لگے پیدا ابھی وحشت کا ساماں ہو

زباں سے گر بیانِ کاکلِ مشکیں جاناں ہو
جنوں بڑھ جائے پاؤں میں پڑی زنجیرِ زنداں ہو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بہت اترا رہے ہیں سرو گل حسن دو روزہ پر
ذرا تم بھی پے گلگشت گلشن میں خراماں ہو

کرم سے وہ پریرو گر میرے پہلو میں آ بیٹھے
گدائی کا مرا بستر ابھی تخت سلیماں ہو

مریض عشق ہوں چاہو تو ہو جائے شفا مجکو
کرم سے گر عطا ایک بوسہ سیب زنخداں ہو

مثال غنچہ پژمردہ ہی رہتا ہی دل نمگیں
وہ کیا بولے ہنسے جبکا کبھی نکلا نہ ارماں ہو

مزا ذکر دہن میں اُسکے پایا آب حیواں کا
لکھوں ساقی جو وصف لب کو تو زمایاں

بزم ساقی میں تھی مجکو ہوس جام شراب
دل تھا ہر جام پہ میرا مگس جام شراب

رُک کے مے پی یہ خطا ہی تیری بیشک ساقی
تھا یہ توبہ کے سبب پیش و پس جام شراب

لطف مے پینے کا تنہا نہیں ہوتا ہرگز
قُل قُل مینا ہی خود ہم نفس جام شراب

ساغر و شیشہ کی ٹھنکار سے یہ ہی مفہوم
چل دیے ہوش سبھے ہے جرس جام شراب

مے پلائی ہی تو اب خال کا بوسہ دیجے
نقل نمکیں بھی عطا کیجے پس جام شراب

قطرہ قطرہ کا مزا لیتا ہوں تھم تھم ساقی
مجھے ہوگا نہ ابھی باز پس جام شراب

تھا نگوں جور خزاں سے مگر اب ابر کیا تھا
فصل گل آگئی فریاد رس جام شراب

یا تو ساقی تھا کبھی شیشوں میں اُسکا انبار
دیکھنے کو بھی نہیں اب تو خس جام شراب

ہے شب وصلت نہ ہمسے کیجے اتنا لحاظ
ہر نسیاں سے صدف کو ہو نہیں سکتا لحاظ

سخت سنگر جبہ ہے یہ تھا فقط اُونکا لحاظ
ورنہ کیا غیروں کا اس موقع پہ ہمکو تھا لحاظ

حیف دُنیا کے لئے کھوتا ہی تو ایمان کو
اے دل کمبخت کر کچھ اپنے مولا کا لحاظ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہیں رضائے یار پر راضی کہ دے بیٹھے ہیں دل
اُسکے کہلانے میں عاشق ہی ہمیں اِسکا لحاظ

عشق ہی وہ بد بلا یہ جسکا دامنگیر ہو
اوسکا دُنیا میں نہیں رہتا ہی کچھ پروا لحاظ

اہل ایماں کو حیا ہوتی تھی یہ مانا مگر
عاشق خود رفتہ جب ہی بیخبر کیسا لحاظ

ہی دعا ساقی کی یہ اپنے خدائے پاک سے
میری آنکھوں میں رہے یارب سدا تیرا لحاظ

ناقہ لیلےٰ نہ آیا ہو گیا مجنوں اُداس
بن صدائے قیس تھے سب کوہ اور ہامون اداس

اسکا باعث کیا کہوں مستی کہ میں ہوں کیوں اداس
غیر سے ملتے ہو تم پوچھو تو میں ہوں یوں اداس

پھر بہار آئیگی ہی بھاگی خزاں بدلی ہوا
ابر آتا ہی جھکا بیٹھی ہی بلبل کیوں اوداس

وہ بت ساحر کسی کی جان تو لیتا نہیں
دل کو رکھتا ہی سدا اوسکا مگر گم سوں اداس

دیدۂ تر میں ہمارے دیکھ کر گریہ کا جوش
چلتے چلتے ہو گیا کیا جائے کیوں جیہوں اوداس

ہوتا جاتا ہو ہوا باقی کسی کے ہجر میں
دیکھتا ہوں اشک میں اپنے میں رنگ خوں اداس

یاد میں یاران رفتہ کے اوداسی چھا گئی
اس زمیں میں سا قیا یوں بندھ گئے مضمون اداس

اگر جانا تھا گھر غیروں کے یہاں اگر چلے جاتے
بگڑتا کیا کرم ہمپر بھی فرما کر چلے جاتے

نہ نکلی اپنی حسرت گرچہ دم ائے جنازہ تک
تمنا دل کی بر آتی جو پکڑا کر چلے جاتے

اگر تھی غیر کی دعوت کرم ہمپر بھی واجب تھا
فقط دو چار ہم بھی گالیاں کھا کر چلے جاتے

فقط پاس ادب تھا ورنہ یوں محفل میں غیر ونکی
میرے پہلو سے شب کو آپ جھنجھلا کر چلے جاتے

علاج درد دل یہ تھا طبیبو تم اگر کرتے
کہ اوس عیسا نفس کو گھر مرے لا کر چلے جاتے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رہا پتا تھا دل مضطر غنایت تھی جو تم آتے
ٹھہرتے گر نہ شب بھر اس کو بہلا کر چلے جاتے

وہ ہیں وعدہ کے جھوٹے کس طرح آتے مرے گھر تک
اگر بالفرض آتے بھی تو شرما کر چلے جاتے

نہ آئے ساتھ وہ غیروں کے یہ اچھا ہوا ہمدم
یہی ہوتا کہ دل کی آگ بھڑکا کر چلے جاتے

ملا موقع نہیں شاید انہیں کوٹھے پہ آنیکا
وگرنہ بجلیوں سا شکل دکھلا کر چلے جاتے

توڑی دل دیوانہ نے زنجیر گلے سے
الجھی رہی پھر زلف گرہ گیر گلے سے

ہنس کے لگا لے بت بے پیر گلے سے
رگڑے ہے چھری عاشق دلگیر گلے سے

ہے بارہواں سال اونکو برآئینگی مرادیں
بڑھ جائیگی منت کی بھی زنجیر گلے سے

یاد آتا ہے جب لگ کے گلے سے تیرا سونا
لیتے ہیں لگا ہم تیری تصویر گلے سے

تا زیست گلو گیر رہا طوق ہمارا
قاتل نے اوتارا دم تکبیر گلے سے

کیا جانے خیال آیا ستمگر کو دم قتل
رکھ رکھ کے اوٹھالی میرے شمشیر گلے سے

نشتر رہا بسمل تیرا اوچھا جو پڑا ہاتھ
اوترا نہیں اب تک شمشیر گلے سے

زلفوں کا تصور نہ گیا بعد فنا بھی
مرقد میں بھی لپٹی رہی زنجیر گلے سے

کیوں سایہ پری کا ہو کہ تعویذ بنا کر
رکھتے ہیں لگائے تیری تصویر گلے سے

ہو جس میں لکھا ہائے تیرے وصل کا وعدہ
گر جائے کبوتر کے وہ تحریر گلے سے

ساقی ہے رسیلی بت طناز کی آواز
پیتا ہے مضامیر بھی تاثیر گلے سے

رک کر نکل رہا جو یہ بلبل کا سانس ہے
شاید گلے میں خار غم گل کی پھانس ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہو حق کا شور بزم میں ہی مغبچوں کے آج
گر محتسب کا سر ہو تو رندوں کا بالش ہی

گل تو چمن میں سو کہہ کے صرف خزاں ہوا
بلبل کی اوگلیوں میں رگ گل کی پھانس ہی

کب ہی صدائے غیر نہ چونکو شب وصال
عف عف سگوں کی یا کسی دھوبی کی کھانس ہی

ہرگز نہیں پھریگا یہ تیر نظر کا زخم
جراح مرہموں کی عبث ٹھونس ٹھانس ہی

ساقی یہ بدعا سے کسی تشنہ کام کے
ابتک گلے میں شیشہ کے گل قل کی پھانس ہی

آزاد سرو کے لئے سنبل کی پھانس ہے
اور گل رخوں کے پانوں میں کاکل کی پھانس ہی

تشنہ ہی اوسکی تیز تناہل کی پھانس ہی
سینہ فگار خار تغافل کی پھانس ہی

زاہد تیرے گلے میں توسل کی پھانس ہی
رندوں کے پائے دل میں توکل کی پھانس ہی

معشوق کو نشانہ ہے جو ایذا رسا نہیں
بلبل کی اوگلیوں میں رگ گل کی پھانس ہی

دانہ ہی مرغ دل کے لئے خال عنبریں
پیوستہ دام زلف سی کاکل کی پھانس ہی

رہ رہ میں کہیں اوچھٹ کے لگی تھی جو ٹاٹ سے
ہاتھوں میں شمر کے سم دلدل کی پھانس ہی

ڈر ہی وصال بوسہ پہ جائیں نہ وہ بگڑ
پائے طلب میں خار تامل کی پھانس ہی

صیاد اوگلیوں میں تیری کیوں نہ درد ہو
یہ خار آشیانہ بلبل کی پھانس ہی

دل بستگی کے واسطے ساقی تیرا کلام
گویا خیال طالب عاشق کی پھانس ہے

بن کے تل بیٹھی ہی اب پر تیرے اکر کبھی
اوڑ کے آئی ہی یہ بوشہد کی پاکر کبھی

مبتلا ہو نہ کبھی رنج و بلا میں ہرگز
شہد سی بیٹھے اگر پانوں بچھا کر کبھی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جان دیدیتے ہیں یوں لغمت دُنیا کے لئے
مرتی ہے شہد میں جوں پاؤں پھنسا کر مکھی

خال رخسار کے بوسہ کی تمنا ہے عبث
دل تو پچھتائیگا انجام کو کھا کر مکھی

رُخ پہ یہ خال نہیں اوسنے رکھی ہے ساقی
دلفریبی کیلئے شہد ملا کر مکھی

بلا سے ہم پہ نگاہ کرم سہی نہ سہی
جہاں میں تم رہو خوش اپنا دم سہی نہ سہی

چھپا ہے سوز دروں اپنا ضبط گریہ سے
جگر تو جلتا ہے گو چشم نم سہی نہ سہی

نہیں تو خواب میں بھی آپ کا تصور ہے
تمہیں خیال ہمارا صنم سہی نہ سہی

لگا دو منہ سے میرے مغبچو سبو ہی کو
غرض ہے مے سے یہاں جام جم سہی نہ سہی

وفا کا عہد تو توڑا مگر ملا تو کرو
جفا ہی کیجئو پاسِ قسم سہی نہ سہی

کہاں خراب پھریں زاہد ایسے لئے
کوئے صنم ہے طواف حرم سہی نہ سہی

نصیب گلشن کوئے نہاں تو ہے ساقی
بہم فزا ہے بہارِ ارم سہی نہ سہی

دم آخیر ہے اور انتظار باقی ہے
ہنوز حسرت دیدار یار باقی ہے

یہ کیا غضب ہے نکلتا نہیں دم آنکھو لنے
مگر کسی کا ابھی انتظار باقی ہے

کہاں وہ وحشت دل ہے مگر کفِ پا میں
کبھی کبھی خلش نوک خار باقی ہے

لگا اڑانے یہ خاک مزار بھی ظالم
دلِ فلک میں ابھی تک غبار باقی ہے

کہیں تو رات رہے بادہ کش کہو نہ کہو
تمہاری آنکھوں میں اب تک خمار باقی ہے

بہار وصل تو صرفِ خزاں ہجر ہوئی
فقط یہ ایک دلِ داغدار باقی ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رُکے نہ بادۂ گلگوں کا دور اے ساقی
کہ فصلِ گُل میں ابھی کچھ بہار باقی ہے

جب ہیں ابرو نقاب میں تلوار
پھر بھلا کس حساب میں تلوار

یہ اشارا ہے مانگتے ہیں سر
رکھ کے بھیجی ہے قاب میں تلوار

دھوکے دے دے کے قاتل آتا ہے
تیر ترکش میں ڈاب میں تلوار

سخت جانی سے ہے مری عاجز
پڑ گئی ہے عذاب میں تلوار

کر چکا کام اپنا تیرِ نظر
کیوں ہے دستِ جناب میں تلوار

تڑپا بسمل تو چونکا تو سُن یار
پھنس کے ٹوٹی رکاب میں تلوار

میں وہ تڑپا کہ دستِ قاتل سے
گر گئی اضطراب میں تلوار

بل بے پیری کماں ہوئی ہے کمر
باندھتے تھے شباب میں تلوار

تنگ چینا ہے سر اُڑا قاتل
ہوگی داخل ثواب میں تلوار

وار میں اضطراب بسمل سے
تھی عجب پیچتاب میں تلوار

بیگناہوں کے قتل سے قاتل
نیام کیا ہے حجاب میں تلوار

خط کے دو ٹکڑے اور بیئے عبرت
اوس نے بھیجی جواب میں تلوار

تیغ ابرو نہ چشم تر پہ چلے
کیا کرے کام آب میں تلوار

قطع امید کیوں نہ ہو اوس سے
رکھ کے بھیجی ہے قاب میں تلوار

چھوڑ ساقی خیال ابرو کا
روز آنی ہے خواب میں تلوار

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رات دن ہوں گردشوں میں جام مے کیطرح
دل میں ہے جوشِ جنوں طوفانِ دریا کی طرح

ہر گھڑی مدِ اوسمیں ہوں وہ ہے تصور میں مرے
پوجتا اوسکو نہیں میں گبر و ترسا کیطرح

چھپ نہیں سکتا یہ چرچا ہے ہمارے عشق کا
خلق میں پھیلا ہے یہ دامانِ صحرا کیطرح

زخمِ تیغِ عشق کھانا زاہد و آساں نہیں
پہلے اپنا دل بنا تو سنگ خارا کیطرح

بس نہیں چلتا ہے کچھ اسکا عشق کے پھندے میں دل
پیچتا بی ہے مجھے زلفِ چلیپا کی طرح

ایک تو یہ ہے ستم پھلتا نہیں نخلِ مراد
دوسرے حسرت بڑھی ہیں شاخِ طوبا کیطرح

ساقیا مایوس کیوں ہے آئینگے وصلت کے دن
رنگ لائے ہے زمانہ روزِ حرباکی طرح

بہار آئی ہے بلبل کو مت ستا صیاد
خدا کیواسطے کر دام سے رہا صیاد

تم یہ اور اسیری میں عندلیب یہ تھا
رہا قفس میں پر و بال نوچنا صیاد

جلائیگی تیرے دام و قفس کو نالوں سے
خدا سنے گا جو بلبل کی بد دعا صیاد

بدی نہ کر تو اسیرِ قفس ہے اے ظالم
رہینگے کیا تیرے دام و قفس سدا صیاد

تڑپ تڑپ کے مرے ہیں قفس میں مرغِ چمن
یہ تجھسے لیونگے محشر میں خوں بہا صیاد

چمن میں جا کے ذرا روئے گل تو دیکھ آتی
در قفس نہ کیا دو گھڑی کو وا صیاد

دمِ اخیر ہے بلبل کی یہ دعا ساقی
بُرا کیا ہے مگر ہو تیرا بھلا صیاد

تھے اپنے وقت میں سودا کے جانشیں غالب
جہاں میں نام سخن تھا تو تھے نگیں غالب

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

زبسکہ اُنس تھا مومن سے ذوق سے اُن کو
بہ شوق جا ملے اُن سے تہہ زمیں غالب
رفیق اُن کے تھے ساقی جو حضرت تفتہ
یہاں سے لے گئے ہمراہ بالیقین غالب

گذارش

منظور ہے گذارشِ احوال واقعی — اپنا بیانِ حُسنِ طبیعت نہیں ہمیں

ناظرین کیخدمت میں التماس ہے کہ جو نعت و غزلیات ہمارے بزرگوار حد امجد یعنی منشی ستیشنکر لعل صاحب پیشکار متخلص ساقی سکندر آبادی نے اپنے دست مبارک سے اپنے دیوان میں تحریر فرمائی تھیں اِن خاکساران نے بجنسہ حرف بحرف بلا ترمیم و تنسیخ طبع کرائی ہیں چونکہ انسان سہو و نسیان کا پُتلا ہے۔ بقول شخصیکہ ؎

مرکب ہے یہ سر تا پا خطا سے اور نسیاں سے ۔ خیالِ خام ہے اِنسان کو دعویٰ بے گناہی کا

علاوہ ازیں کتابت میں بھی غلطیوں کا احتمال ہو سکتا ہے۔ لہذا اگر کوئی صاحب کسی جگہ پر کوئی غلطی یا سہو پائیں تو ازراہِ نوازش معاف فرمادیں اور خاکپایان کو مطلع فرمادیں۔ تاکہ آئندہ اڈیشن میں اُس کی اصلاح کر دی جائے۔

اثر ہو سننے سے لوگوں کو یا نہ ہو۔ لیکن — جو فرض تھا وہ ادا کر چکی زبان اپنا

المتدعیان

نیازمندان۔ بابو رام چندر سروپ مسکین و ماسٹر لچھمن سروپ مینا
و شیام سروپ مے پسران منشی کشن سروپ صاحب مختار
متخلص بہ ساغر ٹھنا گر محلہ کٹہرہ کمبوہان سہانپور

مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۲۵ء

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ناظرین

کو واضح ہو کہ گلدستۂ انتخاب کلیات منشی کشن سروپ صاحب ساغر مختار سہارنپور بزبان اُردو بہت جلد شائع ہوگا جو صاحب پیشتر آرڈر دیں گے انکو نصف قیمت پر گلدستہ مذکور دیا جاوے گا۔ اور کریما کا ناگری اڈیشن بھی چھاپا جاویگا

کتاب ہذا

بابو رام چندر سروپ مکیش و بابو شام سروپ کایستھ بھٹناگر نبیران منشی شنکر لال صاحب ساقی محلہ کٹھرہ کمبوہان سہارنپور سے طلب فرمائے

تاجران کتب سے قیمت میں خاص رعایت کیجائیگی

نوٹ۔ جناب منشی شنکر لال صاحب ساقی کے بھجن وغیرہ بھی عنقریب شائع کیے جائیں گے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri